روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 183 | جمعرات - 19 ربیع الاول - 1416ھ' 17 ظہور 1374ھش' 17- اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علمِ فراست میں بہت دخل تھا اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے' تو اول اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعے وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کرکے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا' ورنہ رد کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اَخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ پس خُلق ایسی شے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی تو یہ ظلم تھا' لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے' تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے۔ عمل اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص مُمسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لے گا اور اس کی عادت امساک کی دور ہو جاوے گی۔ اَخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100)

قبولیت دعا کے عجیب جلوے ظاہر ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دعا کرنے والا آزمائش پر پورا اترتا ہے تو عجیب استجابت کے جلوے دیکھتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر وہ خدا کو غیب سے ظاہر ہوتا ہوا اور شہادہ میں آتا ہوا دیکھتا ہے۔ پس یہ واقعہ تو روزمرہ کی زندگی میں ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو ان تجارب سے گزرتے ہیں وہ جانتے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ایسا ہوتا ہے مگر رمضان میں یہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ رمضان کے آخری عشرے میں تو اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پس اپنے اور اپنے بچوں کا شعور اس پہلو سے بیدار کریں۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بتائیں کہ یہ دعائیں کرنے' دعائیں سیکھنے اور خدا کی ہستی کا ایک ذاتی تعارف حاصل کرنے کا موقع ہے۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس میں خدا کی ہستی سے ایک غائبانہ تعارف نہیں رہتا بلکہ آمنے سامنے کا تعارف ہو جاتا ہے۔ پس اس طرح اگر آپ اس رمضان سے گزریں گے تو بہت برکتیں ہوں گی جو برکتیں عارضی ہو نہیں سکتیں۔ کیونکہ اگر کسی

باقی صفحہ 2 پر

انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء میں 13 ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

امسال 1995ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں 65 ممالک کے 13 ہزار سے زائد افراد و خواتین نے شرکت کی۔ اس جلسہ سالانہ کے موقع پر عالمی بیعت میں 8 لاکھ 45 ہزار 294- افراد نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دست مبارک پر بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس میں 96 ممالک کے 162 قوموں کے مرد و زن شامل تھے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے سات زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی دنیا میں نشر کی گئی۔

یہ جلسہ سالانہ 28-29-30 جولائی 1995ء کو اسلام آباد' واقع ٹلفورڈ' سرے منعقد ہوا۔

فہرست جنازہ حاضر و غائب

○ مورخہ 5- اگست 1995ء بروز ہفتہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر

1- مکرمہ بیگم منیرہ عادل صاحبہ اہلیہ عادل خان صاحب آف کرائیڈن۔ آپ محترم صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر بیت المال کی پوتی تھیں۔

2- مکرم قدیر اختر گوندل (بہنوئی شیخ بشارت احمد صاحب) ہڈرزفیلڈ (آڈیو ڈیپارٹمنٹ یوکے)

جنازہ غائب

1- مکرم ارشد محمود تبسم آف گوجرانوالہ

2- مکرمہ شمیم ملک صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب کینیڈا

3- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب آف ربوہ

4- مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد علی خان صاحب کاٹھگڑھی

5- مکرمہ مسز زینب اسعد صاحبہ آف امریکہ ہمشیرہ عائشہ شریف آف امریکہ

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمد انعام یوسف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں۔

میری بیٹی ماریہ کنول نے فیصل آباد بورڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 752/850 نمبر لیکر میٹرک کے امتحان میں ضلع جھنگ کے تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں پہلی پوزیشن لی ہے۔ اس سے پہلے چھٹی سے دسویں جماعت تک بھی علمی' تقریری مقابلہ جات میں ضلع جھنگ اور فیصل آباد بورڈ سے پوزیشن لیتی رہی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیوں کا سلسلہ بڑھاتے ہوئے عزیزہ کو دین و دنیا کی بہترین خادمہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر و مینیجر الفضل کے پوتے مکرم ملک وسیم احمد صاحب (مسلم کمرشل بینک) مثانہ کے اپریشن کی وجہ سے تاحال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17- ظہور 1374 ہش   17 - اگست 1995ء

تقویٰ سارے جسم میں سرایت کرے

انسان کی زندگی میں کوئی ایک بات غلط ہو جائے تو ایک اور بات کے غلط ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے اگر انسان کوئی نیکی کا کام کرے تو اسے ایک اور نیکی کرنے کی توفیق مل جاتی ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو کو اتنا سنوار کر رکھیں کہ کوئی ایسی غلطی نہ سرزد ہو جائے جسے گناہ کے زمرے میں شامل کیا جا سکے۔ ہم بولتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ اگر زبان کے سلسلے میں 'کان کے سلسلے میں' اور آنکھ کے سلسلے میں ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور کوشش یہ کریں کہ کوئی غلط بات سرزد نہ ہو جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ اسی کا نام حقیقی تقویٰ ہے۔ یعنی انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو میں نیکی کو مدنظر رکھتا ہوا اس پر عمل درآمد کرے۔ اور بدی سے گریز کرتا ہوا اس سے بالکل پرہیز کرے۔ انسان کا دل بھی اسے ٹھیک راستے پر لے جانے پر آمادہ ہو اور اس کے اعضاء بھی نیک دلی کی پیروی کریں۔ یہ نہیں کہ دل کچھ کہے اور ہم کچھ اور ہی کریں۔ یہ ریاکاری بھی ہو سکتی ہے۔ منافقت بھی ہو سکتی ہے اور فریب بھی ہو سکتا ہے۔ فریب دوسروں کے ساتھ بھی اور اپنے ساتھ بھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان معاملات کے متعلق ہماری یوں رہنمائی فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان 'کان' آنکھ 'اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو"

اس ارشاد میں ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ غصہ اور غضب تو انسانی فطرت میں شامل ہیں۔ لیکن اسے بے جا طور پر غصہ نہیں آنا چاہئے اور غضب نہیں دکھانا چاہئے۔ اب یہ بھی نہیں کہ غصہ ہی نہ آئے۔ بری بات دیکھ کر اگر غصہ نہ آئے۔ تو اس بات کا اپنی ذات میں سرایت کر جانے کا امکان ہوتا ہے۔ جب تک ہم بری باتوں سے نفرت نہیں کریں گے۔ جب تک ہم بری باتوں پر غصہ نہیں کریں گے۔ ہر وقت اس بات کا امکان رہے گا کہ وہ ہماری زندگی کا ایک حصہ بن جائیں۔ پس غصہ تو ضروری ہے اور غصہ کے ساتھ غضب کا اظہار بھی ضروری ہے۔ لیکن حضرت صاحب نے ہماری حقیقی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بے جا غصّہ اور غضب نہ ہو یعنی صحیح مقام پر غصہ آئے اور صحیح مقام پر غضب کا اظہار کیا جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں۔ یہ کوئی بدی نہیں۔ یہ تقویٰ کے خلاف نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ انسان غصّے کا اظہار کرے اور غضب کا بھی۔

اک دوست نے یہ بات باصرار کہی ہے
اب چاند پہ مجھ کو بھی زمیں لینی پڑیگی
اپنایا نہ اسلم نے ہمیں اور نہ تم نے
قیمت ہے بڑی اس کی جو اب دینی پڑیگی

ابو الاقبال

نغمۂ مہجور

کِشتِ دل میں تُخمِ اُلفت بو رہا ہے خُوبرُو
سن رہا ہوں اس کا نغمہ گو نہیں وہ رُوبرُو

اس کے ہاتھوں، نقشِ فطرت جلوہ گاہِ حُسن ہے
گا رہی ہیں جس فضا میں بُلبُلانِ خوش گلو

حُسن کو دیکھا کِیا۔ پھولوں کو میں سونگھا کِیا
پر کہاں مطلوب میرا۔ اور کہاں یہ رنگ و بُو

جستجوئے ذاتِ وحدت سوئے صحراء لے چلی
ہم صفیرانِ چمن تم کو مبارک ہا و ہُو

ہُوں تلاش یار میں۔ دیوانہ مت سمجھو مجھے
میں عبث پھرتا نہیں ہوں اس جہاں میں کُوبکُو

مدتوں تڑپا کِیا۔ اور بار ہا سجدے کئے
زاریاں بھی کر چکا۔ پوری نہ کی پر آرزو

دشتِ غربت میں گیا تو خود وہ یوں گویا ہوئے
امتحاں منظور تھا۔ بس ہو گئے تم سرخرو

تشنگی بجھ جائے گی۔ جاتے رہیں گے ہمّ و غم
کلفتیں مٹ جائیں گی سنتے ہی اس کی گفتگو

منزلِ محبوب کا رستہ ہے خادم پُرخطر
بن چلے اس پر نہیں ملتی جہاں میں آبرو

حضرت خادم (مولانا ابوالعطاء جالندھری)

بقیہ صفحہ 1

بڑے آدمی سے کسی چھوٹے آدمی کا تعلق قائم ہو تو پھر وہی بات غلام اور آقا کی نسبت کی کہ غلام تو چھوڑ ہی نہیں سکتا' آقا ناپسند فرمائے تو چھوڑ بھی دیتا ہے۔ غلام ہمیشہ پریشان اور فکر مند رہتا ہے کہ کہیں یہ تعلق ٹوٹ نہ جائے۔ تو چھوٹے لوگ جب بڑوں کے درباروں میں رسائی پاتے ہیں تو ان کو فکر ہوتی ہے کہ وہ ہمیں نہ چھوڑ دیں۔ جو بڑے ہیں ان کو کیا فکر ہے۔ اگر چھوڑ بھی دیں تو ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوگی لیکن نہ چھوڑیں تو کچھ تعلق بڑھتا ہی ہے۔

پس اس پہلو سے آپ رمضان کی برکتیں وہ حاصل کریں گے اگر خدا کا وجود آپ پر ظاہر ہو اور دل کامل یقین سے بھرے کہ ہم اپنی عمریں ضائع نہیں کر رہے اس کائنات کا ایک خدا ہے جو اس کائنات کے ہر ذرے کا بھی خدا ہے ہر حقیر ترین ذرے کا بھی خدا ہے وہ بھی اگر خدا کا قرب چاہے تو اسے بھی عطا ہو سکتا ہے تو پھر ایک عظیم کائنات پر جلوہ گر رحمت آپ کی ذات پر جلوہ کرتی ہے۔ وہ محض عالم پر نہیں چمکتی آپ کے دل کو کائنات بنا دیتی ہے اور اس دل میں چمکتی ہے۔ اس مقصد سے دعائیں کریں اور اس مقصد سے دعائیں سکھائیں اپنی اولاد کو اپنے عزیزوں کو اور اپنے اقرباء کو۔ (از خطبہ 3- فروری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگرچہ نادان فلاسفروں نے بہت ہی زور لگایا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام کی پیدائش کو اپنے سائنس یعنی طبعی قواعد کے اندر داخل کر لیں اور ہر ایک پیدائش کے اسباب قائم کریں مگر سچ یہی ہے کہ وہ اس میں ناکام اور نامراد رہے ہیں۔ اور جو کچھ ذخیرہ اپنی طبعی تحقیقات کا انہوں نے جمع کیا ہے وہ بالکل ناتمام اور ناکمل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی اپنے خیالات پر قائم نہیں رہ سکے۔ اور ہمیشہ ان کے خود تراشیدہ خیالات میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے اور معلوم نہیں کہ آگے کس قدر ہو گا۔ اور چونکہ ان کی تحقیقاتوں کی یہ حالت ہے کہ تمام مدار ان کا صرف اپنی عقل اور قیاس پر ہے اور خدا سے کوئی مدد ان کو نہیں ملتی اس لئے وہ تاریکی سے باہر نہیں آسکتے۔ اور درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کے بے شمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں۔ اور اس مرتبہ معرفت سے پہلے یا تو انسان محض دہریہ ہوتا ہے اور خدا کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتا اور یا اگر خدا کو مانتا ہے تو صرف اس خدا کو مانتا ہے کہ جو اس کے خود تراشیدہ دلائل کا ایک نتیجہ ہے۔ نہ اس خدا کو جو اپنی تجلی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور جس کی قدرتوں کے اسرار اس قدر ہیں کہ انسانی عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی جب سے خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الوراء لایدرک ہیں تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں پکے کافر سمجھتا ہوں۔ اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں۔ میرا خود ذاتی مشاہدہ ہے کہ کئی عجائب قدرتیں خدا تعالیٰ کی ایسے طور پر میرے دیکھنے میں آئی ہیں کہ بجز اس کے کہ ان کو نیستی سے ہستی کہیں اور کوئی نام ان کا ہم رکھ نہیں سکتے جیسا کہ ان نشانوں کی بعض مثالیں بعض موقعہ پر میں نے لکھ دی ہیں جس نے یہ کرشمہ قدرت نہیں دیکھا اس نے کیا دیکھا؟ ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جس کی قدرتیں صرف ہماری عقل اور قیاس تک محدود ہیں اور آگے کچھ نہیں۔ بلکہ ہم اس خدا کو مانتے ہیں جس کی قدرتیں اس کی ذات کی طرح غیر محدود اور ناپید اکنار اور غیر متناہی ہیں۔

اخبار الفضل قادیان - 3 فروری 1932ء

ہماری تاریخ

۳۱۔ جنوری کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انعامات کی تقریب پر حضرت امام جماعت الثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی

قریباً دو سال کا عرصہ ہوا۔ میں نے اس ہال میں انعامات کے متعلق بعض ہدایات دی تھیں۔ اور چونکہ ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس لئے پھر بیان کر دیتا ہوں۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ انعام لینے والا آتے اور جاتے (سلام) کہے۔ لیکن سوائے ایک دو طالب علموں کے کسی نے ایسا نہیں کیا پھر میں نے بتایا تھا۔ کہ جس وقت کسی کو انعام دیا جائے۔ وہ جزاک اللہ کہے اور باقی سب بارک اللہ کہیں۔ اگرچہ بارک اللہ کے الفاظ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر فرض کفایہ کے طور پر کہتے رہے ہیں۔ لیکن عام طور پر طالب علم اس میں شامل نہیں ہوئے۔

دراصل اس قسم کی روایات بھی انسانی طبائع پر اثر کرتی ہیں اس لئے ان کا قیام ضروری ہے۔ اس سے طبیعت میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور حوصلے بڑھتے ہیں۔ گویا جو غرض انعام دینے کی ہے۔ وہی ان کی بھی ہے۔ اگر ایک طالب علم خاموشی کے ساتھ آئے۔ اور انعام لے کر واپس چلا جائے۔ تو اس پر اس کا اتنا گہرا اثر نہیں ہو گا۔ لیکن جب وہ یہ محسوس کرے۔ کہ انعام حاصل کرنے میں اسے جو عظمت حاصل ہوئی ہے۔ اسے اس کے ساتھیوں نے محسوس کیا ہے۔ تو اس کی طبیعت پر اس انعام کا بہت زیادہ گہرا اثر ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد میں ان طلباء کو جو یہاں موجود ہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ انعامات جن اغراض کے لئے دیئے گئے ہیں۔ وہ بہت مبارک ہیں اور انہیں چاہئے کہ کوشش کر کے انہیں حاصل کریں۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے بھی جو کام کیا ہے۔ وہ بھی بہت مبارک ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی کوششوں اور سعیوں کو آگے سے بھی زیادہ کرے گی۔ اور اپنے کام کے لحاظ سے ایسی نمایاں حیثیت اختیار کرنے کی کوشش کرے گی۔ کہ اس کی ضرورت اور فائدہ اور زیادہ اہم سمجھا جانے لگے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی قوتیں عطاء کی ہیں۔ کہ وہ روز بروز ترقی کر سکتا ہے۔ اور دنیا کے اندر کوئی چیز ایسی نہیں جو ترقی نہیں کر رہی بلکہ ایک معنوں میں خدا تعالیٰ کا کلام بھی ترقی کر رہا ہے۔ یعنی اس کے معارف اور باریکیاں روز بروز زیادہ کھلتی جا رہی ہیں۔

بہرحال ہر چیز ترقی کرتی ہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور دین بھی ترقی کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں یہ خیال کرنا۔ کہ کسی انسٹی ٹیوشن کا نظام جس طرح کسی وقت میں قائم کیا گیا تھا۔ اپنی جگہ پر بدستور رہنا چاہئے۔ اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ غلط خیال ہے اولڈ بوائز ایک طرف اس نظام کی خامیوں سے واقف ہیں۔ اور دوسری طرف اس کی خوبیوں سے آگاہ اس کے علاوہ یہاں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے دوسرے شہروں اور انسٹی ٹیوشنوں کی ترقیات کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس لئے وہ دنیا کے دوسرے ترقی یافتہ خیالات اور ہمارے نظام کے درمیان اتصالی زنجیر کی ایک کڑی ہیں۔ جو اگر صحیح طور پر استعمال کی جائے۔ تو ہماری ترقی میں ممد ہو سکتی ہے پس اگر اولڈ بوائز ایسوسی ایشن روحانی جسمانی۔ دینی۔ دینوی تعلیم اور دیگر ضروری امور کے متعلق اپنے تجارب سے ہیڈ ماسٹر صاحب اور دوسرے کارکنوں کو مطلع کرتی رہے۔ اور ایسی تجاویز پیش کرتی رہے جس سے نظام بہتر سے بہتر ہو سکے۔ تو یہ ایک ایسی خدمت ہو گی جو نہ صرف اس نسل کے لئے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی مفید ہو گی۔ اور ایسوسی ایشن کے لئے مستقل طور پر ثواب کا محرک اور اجر کا موجب ہو گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسوسی ایشن اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ آئندہ اپنی کوششوں کو زیادہ تیز کرے گی۔

اس کے بعد میں طالب علموں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ صرف اس امر کو مد نظر نہ رکھیں کہ جو انعام ملے ہیں۔ وہ صرف چاندی سونے یا ملمع کا کوئی تحفہ ہے۔ یا کوئی کتاب ہے جس کی قیمت معمولی ہے۔ اور اس سے دگنی بلکہ چارگنی قیمت کی چیز وہ خود خرید سکتے ہیں۔ بلکہ انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ان کی خریدی ہوئی چیز ان کی اپنی ہے لیکن دوسرے کی طرف سے دیا ہوا انعام دوسروں کی زبان اور عمل سے اس امر کا اقرار ہوتا ہے۔ کہ تم اس کے مستحق ہو۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کو انعام مل جائے۔ تو بعض دوسرے طالب علم کہتے ہیں۔ کہ اس کی رعایت کی گئی۔ یہ نفس کا دھوکا ہوتا ہے۔ صرف دوسروں کے سامنے اپنی خفت کو کم کرنے کے لئے یہ آڑ لے لیتے ہیں۔ اور تعجب ہے کہ میں نے بعض والدین کو بھی دیکھا ہے اپنی اولاد کی طرف اس سے قسم کے پیدا کردہ دھوکا کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ناراض ہو جاتے ہیں کہ ہمارا لڑکا لائق ہے مگر سکول میں دوسروں کی بلاوجہ رعایت کی جاتی ہے۔ ایک شخص نے میرے پاس شکایت کی کہ میرا لڑکا عربی میں بہت لائق ہے۔ مگر استاد نے ذاتی پرخاش کی وجہ سے اسے فیل کر دیا ہے۔ میں نے کہا۔ آپ تو عربی جانتے نہیں۔ آپ کو کیسے علم ہو گیا۔ کہ لڑکا عربی میں لائق ہے کہنے لگے۔ وہ خود کہتا ہے میں نے کہا اچھا۔ یہ تو ایسی بات ہے جس کا میں بھی تجربہ کر سکتا ہوں میں نے اس لڑکے کا پرچہ منگوایا۔ استاد نے اسے شاید سو میں سے تین نمبر دیئے تھے۔ مگر مجھے اس کے بیجا رحم بلکہ عقل پر حیرانی ہوئی۔ کہ اس پرچہ کے لئے اس نے کس طرح تین نمبر دے دئے۔ دراصل فیل کرنے میں اس نے ظلم نہیں کیا۔ بلکہ تین نمبر دینا ظلم تھا۔ تو میرا یہ لمبا تجربہ ہے کہ اپنے متعلق لوگ غلط رائے قائم کر لیتے ہیں۔ اس لئے میں طلباء کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ انعام لینے والوں کے متعلق یہ مت خیال کریں۔ کہ ان سے رعایت کی گئی ہے۔ بلکہ یہی سمجھو۔ کہ وہ تم سے بڑھ گیا تا تمہارے اندر غیرت پیدا ہو اور اس سے بھی آگے نکلنے کے لئے تمہارے دل میں امنگ اور ولولہ پیدا ہو سکے۔ جو شخص آسانی سے اس بات کو برداشت کر لیتا ہے۔ کہ دوسرا اس سے آگے بڑھ جائے وہ کوئی ترقی نہیں کر سکتا جب تک ہر قدم پر یہ احساس نہ ہو کہ دوسرا مجھ سے بڑھنے نہ پائے۔ اور جائز ذرائع سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اس وقت تک آئندہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام اللہ باجوہ

یادگار نواب محمد الدین آؤٹ ڈور بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ

میں ۲۵- دسمبر ۱۹۹۴ء کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ربوہ گیا وہاں بہشتی مقبرہ میں اپنے وفات شدہ رشتہ داروں اور جماعت کے بزرگوں کے لئے دعا مغفرت کی- اس کے بعد میں فضل عمر ہسپتال گیا تو وہاں نواب محمد الدین آؤٹ ڈور بلاک دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی- بہت عمدہ بلاک بنایا گیا ہے- میں اس بلاک کی داستان پیش کرتا ہوں-

نواب محمد الدین صاحب ۲۷- اکتوبر ۱۸۷۲ء کو تلونڈی عنائت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے- آپ کا خاندان دینی روایات اور وجاہت کے لحاظ سے اس علاقہ میں مشہور خاندان تھا آپ بچپن سے ہی دینی احکام کے پوری طرح پابند تھے- آپ میٹرک پاس کرنے بعد نائب تحصیلدار بھرتی ہو گئے اور ڈپٹی کمشنر کے عہدہ پر پہنچ کر ریٹائرڈ ہوئے- پھر اس کے بعد ریاست مالیر کوٹلہ ریاست جے پور اور ریاست جودھ پور میں وزیر کے عہدہ پر فائز رہے- آپ ہندوستان کی کونسل آف سٹیٹ کے ممبر الیکشن میں چنے گئے تھے- یہ کونسل انگلستان کی House of Lords کا درجہ رکھتی تھی-

حضرت نواب صاحب ۵- جولائی ۱۹۴۹ء کو مری میں انتقال فرما گئے- آپ کو اپنے گاؤں تلونڈی عنایت خاں میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا ۲۷- دسمبر ۱۹۵۵ء کو آپ کا تابوت ربوہ لایا گیا اور آپ قطعہ خاص بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کوئٹہ میں تشریف فرما تھے تو آپ کو حضرت نواب صاحب کی وفات کی خبر ملی- آپ کو بہت افسوس ہوا-

مرکز احمدیت ربوہ کا عظیم الشان کارنامہ آپ کی کوششوں سے معرض وجود میں آیا- حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں قیام مرکز کے سلسلہ میں آپ کی سنہری خدمات کا ذکر نہایت شاندار الفاظ میں کرتے ہوئے فرمایا:-

"جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سرانجام پانا تھا اسی طرح ایک نئے مرکز کا قیام ایک دوسرے آدمی کے سپرد تھا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا- میری مراد نواب محمد الدین صاحب (-) سے ہے جن کی اسی ہفتہ میں وفات واقع ہوئی ہے- میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی خدمت کی وجہ سے ربوہ میں کوئی ایسا نشان مقرر کیا جائے جس کی وجہ سے جماعت ہمیشہ ان کی قربانیوں کو یاد رکھے اور اس بات کو مت بھولے کہ کس طرح ایک اسّی سالہ بوڑھے نے جو محنت اور جفاکشی کا عادی نہیں تھا جو ڈپٹی کمشنر اور ریاست کا وزیر رہ چکا تھا- جو صاحب جائیداد اور متمول آدمی تھا ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء کے شروع تک باوجود اس کے کہ اس کی طبیعت اتنی مضمحل ہو چکی تھی کہ وہ طاقت کا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا- اپنی صحت کو اپنے آرام کو نظر انداز کرتے ہوئے رات اور دن ایک کر دیا اس لئے کہ کسی طرح جماعت کا نیا مرکز قائم ہو جائے- سینکڑوں دفعہ وہ افسروں سے ملے (محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اس کی تصدیق کی ہے)-

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر صدر انجمن احمدیہ نے بتایا ہے کہ جب حضرت نواب محمد دین صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کوئٹہ میں خطبہ دیا- اور اس بات کا ذکر کیا کہ ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ربوہ میں ان کی کوئی یادگار قائم کی جانی چاہئے- کچھ عرصہ کے بعد محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کو پتہ چلا کہ محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب سدھو نے ان کے رشتہ داروں سے کچھ رقم اکٹھی کی ہے بلکہ بعض دوسرے احباب سے بھی- تاکہ ان کے لئے کوئی یادگار قائم کی جائے- جب محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ سے اس بات کا ذکر کیا کہ حضرت صاحب نے تو فرمایا تھا کہ جماعت ان کے لئے کوئی یادگار قائم کرے- اب ان کے رشتہ داروں سے اور دوسرے احباب سے روپیہ اکٹھا کیا جا رہا ہے- تو محترم مرزا منصور احمد صاحب نے فرمایا کہ جتنی رقم اکٹھی کی گئی ہے وہ واپس کی جائے- چنانچہ اس غرض کے لئے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کو لاہور بھیجا گیا اور ان کی ملاقات ایر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری سے ہوئی- محترم باجوہ صاحب نے جب ان سے ذکر کیا کہ یہ رقوم واپس کرنی ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کہاں کہاں یہ رقوم واپس کرنے جاتے رہیں گے- یہ ساری رقم مجھے دے دیجئے میں ان تمام دوستوں کو جن سے یہ رقم لی گئی ہے واپس کر دوں گا- چنانچہ وہ رقم واپس کر دی گئی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب نے ربوہ آکر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو اس بات کی اطلاع دے دی- اس کے بعد جماعت نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں حضرت نواب محمد دین صاحب کی طرف سے ایک کمرہ بنوا دیا- یہ وہ کمرہ ہے جس کا چوہدری غلام اللہ صاحب باجوہ نے ذکر کیا ہے-

آپ کا خط ملا

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں-

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ

اگرچہ خاکسار بنیادی طور پر سول انجینئر ہے لیکن اتفاق سے چند سالوں سے بجلی کے تعمیراتی منصوبوں پر کام کرنے کا موقع مل رہا ہے اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی ہوا غالباً 1976ء کی بات ہے خاکسار ربوہ ریلوے اسٹیشن پر راولپنڈی جانے والی چناب ایکسپریس کے انتظار میں کھڑا تھا خاکسار نے دیکھا کہ محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب (وفات یافتہ) بھی اسی گاڑی پر اپنے ایک صاحبزادے کو چڑھانے آئے ہوئے ہیں خاکسار نے جا کر سلام کیا فرمانے لگے کہ شکل تو جانی پہچانی ہے نام بتایا تو فوراً گلے سے لگا لیا-

(کیونکہ خاکسار ان سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف ایس سی میں پڑھتا رہا ہے) پوچھنے لگے کہاں جا رہے ہیں؟ عرض کیا کہ اسی گاڑی پر راولپنڈی کی طرف جا رہا ہوں پھر سروس کی بات شروع ہوئی اور جب انہیں یہ پتہ چلا کہ خاکسار منگلا سے نکلنے والی Transmission Line کی تعمیر کی نگرانی پر ایک Consultant فرم میں کام کرتا ہے تو انہوں نے منگلا ڈیم اور پاور سٹیشن کے بارہ میں کئی سوالات پوچھ ڈالے خاکسار نے کچھ باتیں جو معلوم تھیں بتائیں اور اپنی نالائقی کو چھپانے کے لئے کہہ دیا کہ دراصل خاکسار سول انجینئر ہے اور بقیہ معلومات (جن کا تعلق الیکٹریکل کیمیکل سے تھا) ازبر نہیں اگر پسند کریں تو وہ لکھ کر بھجوا دوں-

چنانچہ کچھ عرصہ بعد خاکسار نے منگلا ڈیم اور منگلا پاور سٹیشن اور بجلی کی ترسیل کے بارہ میں کچھ مفید معلومات جمع کیں اور ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کو پوسٹ کر دیں-

اس زمانے میں ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے ٹی آئی کالج ربوہ میں ایم ایس سی (فزکس) کی کلاسیں شروع کی ہوئی تھیں- اور وہ خود ہی اس شعبہ کے چیئرمین تھے خاکسار کی فراہم کی ہوئی معلومات ملنے کی دیر تھی کہ انگریزی میں شعبہ فزکس کے پیڈ پر شکریئے کا خط لکھ کر بھیجا اور فرمایا کہ وہ معلومات چونکہ ایم ایس سی کے کورس کا بھی حصہ ہیں اس لئے خاکسار ربوہ آکر ایم ایس سی کی کلاس کو اس موضوع پر لیکچر دے چنانچہ خاکسار نے تھوڑی سی محنت کر کے لیکچر تیار کیا اور اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا ڈاکٹر صاحب بہت باذوق انسان تھے خاکسار کو لیکچر کے لئے کلاس روم میں لے گئے اور لیکچر سے پہلے تعارف کروایا اور ایک لطیفہ سنایا کہ کسی شخص کی آنکھیں خراب ہو گئیں وہ دور دراز سفر کر کے امریکہ پہنچا کئی دنوں بعد ایک Eye Specialist سے ٹائم ملا جب ڈاکٹر کے پاس مریض پہنچا تو مریض نے بتایا میری دائیں آنکھ سے تکلیف ہے ڈاکٹر نے یہ کہہ کر مریض کا معائنہ کرنے سے انکار کر دیا کہ

I am Sorry
I am Specialist for the left eye

انہوں نے فرمایا یہی حال خاکسار کا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب نے ربوہ ریلوے سٹیشن پر بجلی کی پیداوار کے بارے میں سوال پوچھے تو خاکسار نے کہا کہ خاکسار تو Civil Engineer ہے اور ان سوالات کا تعلق Electrical Engineering سے ہے انہوں نے بتایا کہ خاکسار نے بڑی محنت سے بجلی کی پیداوار کے بارہ میں معلومات اکٹھی کی ہیں جو خاکسار اس کلاس کو پڑھائے گا- چنانچہ لیکچر اور سوال و جواب کی محفل ہوئی جس کے بعد ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب خاکسار کو اپنے دفتر میں لے گئے اور وہ قابل افسوس کاغذات بھی دکھائے جب 1974ء میں ان کا تبادلہ ایک انٹرمیڈیٹ کالج میں کر دیا گیا تھا اور ان کی جگہ ایم ایس سی کو پڑھانے کے لئے ایک ایسے پروفیسر کو تبدیل کر کے بھیجا جا رہا تھا جو صرف ایم ایس سی تھا اور جس نے انٹرمیڈیٹ سے اوپر زندگی بھر کبھی پڑھایا ہی نہیں ان حالات میں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب (جنہیں نوبل انعام ملا) نے وزیراعظم کو لکھ کر ان کا تبادلہ رکوایا-

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں اپنے کالج کے فسٹ آنے والے طالب علم والے کاغذات بھی دکھائے اس واقعہ کے کئی سال بعد خاکسار کو کچھ پاور ہاؤس کے پراجیکٹس پر کام کرنے کا موقعہ ملا اور بعض پاور پراجیکٹس پر کچھ معلوماتی مضامین خاکسار پہلے ہی آپ کو بھجوا چکا ہے جو آپ نے کمال شفقت سے الفضل میں شائع فرمائے ہیں-

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے-

نری زبان میں برکت نہیں ہوتی- اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے زبان سے تو کروڑہا (صاحب ایمان) کہلاتے ہیں جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے- اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

کوٹ ادو پاور سٹیشن

کوٹ ادو جنوبی پنجاب کے ضلع مظفر گڑھ کی ایک تحصیل ہے جو کہ دریائے سندھ اور دریائے چناب کے درمیان (دریائے سندھ کے قدرے قریب) واقع ہے (دراصل دریائے چناب اور دریائے جہلم جھنگ کے قریب تریموں کے پاس مل جاتے ہیں اور تریموں سے آگے پنجند تک یہ دریا "دریائے چناب" ہی کہلاتا ہے)

کوٹ ادو پاور سٹیشن کا معروف نام گیس ٹربائن پاور سٹیشن کوٹ ادو ہے اسے اختصار کے لئے جی-ٹی-پی- ایس کوٹ ادو (G.T.P.S.KotAddu) بھی کہتے ہیں اس پاور سٹیشن پر مرحلہ وار سو سو میگاواٹ کے گیارہ یونٹ یعنی

Combustion (Gas) Turbine Unit

لگ چکے ہیں اور یونٹ نمبر1 سے یونٹ 8 تک کی EXhaust Gases کو (جو 450 C ٹمپریچر تک ہوتی ہیں) استعمال کر کے سو سو میگاواٹ کی مزید چار Steam Turbines لگائی گئی ہیں گویا اگر آٹھوں گیس ٹربائن چل رہی ہوں تو کسی ایندھن کے بغیر انہی کی ضائع شدہ گیسوں کو (جو ہائی ٹمپریچر پر ہوتی ہیں) Boiler میں بھاپ بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور پھر اس بھاپ سے سٹیم ٹربائن کو چلایا جاتا ہے آٹھ گیس ٹربائنوں کی ضائع شدہ (Gases) گیسیں دوبارہ استعمال کر کے سو سو میگاٹ کے چار سٹیم یونٹ چلائے جاسکتے ہیں اور اس طرح کل بارہ سو میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی استعداد کے یونٹ بن جاتے ہیں یونٹ 1 تا 8 کے تحت جو سٹیم یونٹ لگائے گئے ہیں انہیں یونٹ 9' 10' 11' 12' کے نام دیئے گئے ہیں اور مزید تین گیس ٹربائن ابھی لگ رہی ہیں اس طرح ان کو یونٹ 13' 14 اور 15 کہیں گے گویا اب تک کوٹ ادو پاور سٹیشن کی بجلی پیدا کرنے کی استعداد 1500 میگاواٹ تک پہنچ چکی ہے یعنی 11 گیس ٹربائن یونٹ اور 4 کمبائنڈ سائیکل Combined Cycle سٹیم یونٹ-

یہاں دو وضاحتیں کرنی ضروری معلوم ہوتی ہیں بعض لوگ کوٹ ادو پاور سٹیشن اور مظفر گڑھ پاور سٹیشن کو ایک ہی پاور سٹیشن سمجھتے ہیں یہ رست نہیں ہے یہ دونوں پاور سٹیشن کم از کم 6(کلو میٹر ایک دوسرے سے دور ہیں اور مظفر ھ میں سب یونٹ سٹیم کے یونٹ ہیں جبکہ ٹ ادو میں 11 یونٹ گیس ٹربائن کے اور 4 کے (جنہیں

Combined Cycle Power Unit

کہتے ہیں) یونٹ نصب کئے ہوئے ہیں اب تک

کوٹ ادو پاور سٹیشن پر بجلی پیدا کرنے کی استعداد 1500 میگاواٹ اور مظفر گڑھ پاور سٹیشن پر بجلی پیدا کرنے کی استعداد 1370 میگاواٹ ہے مظفر گڑھ پاور سٹیشن 6 سٹیم یونٹوں پر مشتمل ہے- چار یونٹ دو سو دس دو سو دس میگاواٹ اور ایک یونٹ تین سو چالیس میگاواٹ کا ہے-

دوسری وضاحت یہ ضروری ہے کہ بعض لوگ گیس ٹربائن کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ یونٹ اس لئے گیس ٹربائن یونٹ کہلاتے ہیں کیونکہ ان میں سوئی گیس استعمال ہوتی ہے یہ درست نہیں ہے-

سٹیم ٹربائن اور گیس ٹربائن کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ریلوے کا سٹیم انجن اور ڈیزل انجن- سٹیم انجن کو چلانے کے لئے سٹیم استعمال کی جاتی ہے اور ڈیزل انجن کو چلانے کے لئے Combustion کا عمل ہے جس سے گیس پیدا ہوتی ہے اور اس لحاظ سے اسے گیس ٹربائن کہتے ہیں-

عام طور پر تھرمل پاور یونٹ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک

Steam Turbo Genreating Uints

اور دوسرے Combustion یعنی

GasTurbine Generating Uints

اور جیسا کہ عرض کیا ہے ان کی مثال علیٰ الترتیب Steam Engine اور Diesel Engine کی ہے (صرف سمجھانے کی حد تک)

تھرمل کے بالمقابل ہائیڈل پاور کے متعدد ٹیکنیکی اور اقتصادی فوائد ہیں لیکن ہائیڈل کے لئے غیر معمولی تفتیش (Investigation) کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی تعمیر پر اخراجات بھی زیادہ آتے ہیں دریاؤں میں پانی زیادہ ہو تو ہائیڈل یونٹ چل سکتے ہیں سردیوں میں پانی کم ہو تو بے کار ہو جاتے ہیں تاہم ان کی Running Cost اتنی کم ہے کہ ہائیڈل کے ذریعے پیدا ہونے والی بجلی بہت سستی پڑتی ہے جبکہ تھرمل کے ذریعے پیدا ہونے والی بجلی بہت مہنگی پڑتی ہے-

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہائیڈل کے تحت 25'000 میگاواٹ تک بجلی پیدا کرنے کے پلانٹ لگائے جاسکتے ہیں دریائے سندھ دنیا کا سب سے بڑا دریا شمار ہوتا ہے اور ابھی تک تربیلا ڈیم پر اس کا 16 فیصد پانی جمع کیا جاسکا ہے باقی پانی براہ راست سمندر میں گرایا جارہا ہے-

تھرمل میں ایندھن جو کہ تیل' گیس اور کوئلے کی شکل میں استعمال ہوتا ہے بہت مہنگا پڑتا ہے تاہم سردیوں میں دریاؤں کے خشک ہو جانے کی وجہ سے پاکستان میں صرف ہائیڈل پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے تھرمل ایک بنیادی ضرورت بن کر رہ گیا ہے-

کوٹ ادو' مظفر گڑھ' گدو' ملتان (پیراں غائب)' فیصل آباد' شاہدرہ' کراچی (بن قاسم)' حیدر آباد' (کوٹری) وغیرہ تھرمل پاور سٹیشن ملا کر جو بجلی پیدا کرنے کی استعداد بنتی ہے وہ تربیلا' منگلا وغیرہ ہائیڈل پاور سٹیشن سے زیادہ ہو چکی ہے- تھرمل کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ ایندھن کی فراہمی کے باعث سارا سال چل سکتے ہیں جبکہ ہائیڈل سردیوں میں بند کرنے پڑتے ہیں یا محدود تعداد میں چلتے ہیں-

کوٹ ادو تھرمل پاور سٹیشن ایک نہایت اہم منصوبہ ہے جس میں آٹھ گیس ٹربائن کے چلنے کے ساتھ مفت میں چار سٹیم ٹربائن یونٹ چل سکتے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے اس طرح چلنے والے یونٹوں کو Combined Cycle پاور سٹیشن کا نام دیا گیا ہے

Combined Cycle Power Sation کے یونٹ

Heat Recovery Boiler

سے حاصل ہونے والی بھاپ (Steam) سے چلتے ہیں جو گیس ٹربائنوں سے نکلنے والی ہائی ٹمپریچر Exhaust Gas پر کام کرتے ہیں چنانچہ پہلی چار گیس ٹربائنوں سے نکلنے والی Exhaust Gas سے چلنے والے دو

Combined Cycle Power Units

جاپانیوں نے لگائے تھے اور اگلی چار ٹربائنوں سے نکلنے والی Exhaust Gas کو استعمال میں لا کر دو اور

Combined Cycle Power Units

فرانس نے ماضی قریب میں لگائے ہیں فرانس نے ہی یہ چار گیس ٹربائن یونٹ لگائے تھے جن کے Combined Cycle سے Exhaust لگائے گئے ہیں-

دونوں قسم کے پندرہ یونٹوں میں سے پہلے دو یونٹ غالباً جرمنی نے نصب کئے تھے دوسرے دو یونٹ اٹلی نے نصب کئے ان کے تحت Combined Cycle کے دو یونٹ جاپان نے نصب کئے اگلے چار یونٹ فرانس نے نصب کئے اور ان کے تحت Combined Cycle کے دو یونٹ بھی فرانس نے ہی نصب کئے اور آخری تین یونٹ جرمنی نے نصب کئے ہیں اسی طرح یورپ اور ایشیاء کے ممالک کے تعاون سے کوٹ ادو میں 11 گیس ٹربائن یونٹس کمبائنڈ سائیکل سٹیم یونٹس لگ چکے ہیں جن کی بجلی پیدا کرنے کی کل استعداد 1500 میگاواٹ بن جاتی ہے-

پاور یونٹ 1 تا 4 سن 1987ء میں Commission ہوئے تھے یونٹ 5 تا 8 سن 1988-99 میں' یونٹ نمبر9 اور یونٹ نمبر10 سن 1991ء یونٹ نمبر11 اور نمبر12' نمبر13' نمبر14' اور نمبر15' 1994-95 میں Commission ہو رہے ہیں-

کوٹ ادو پاور پلانٹ آئل ریفائزی کی بنیاد پر لگایا گیا تھا دنیا میں غالباً یہ پہلا تجربہ ہے کہ گیس ٹربائنوں میں Furnace Oil کو ریفائن Refine کر کے استعمال کیا جارہا ہے آئل کو Treated Furnace Oil کہہ سکتے ہیں- متبادل طور پر گیس ٹربائنوں کو چلانے کے لئے سوئی گیس کی بھی Provision رکھی گئی ہے Combustion کے بعد جو گیس پیدا ہوتی ہے اور ٹربائن کے بلیڈوں کو حرکت دیتی ہیں ان کا درجہ حرارت 1300 C تک ہوتا ہے جو استعمال کے بعد ٹھنڈی ہو کر 45 C پر Exhaust کی جاتی ہیں اور یونٹ 1 تا نمبر2 کے آگے 4 سو سو میگاواٹ کی سٹیم ٹربائنیں لگا کر انہی Exhaust Gases کو Recycle کر کے Heat Recovery Boiler میں بھاپ بنانے کے کام لایا جاتا ہے اور اس Technique سے Gas Turbines کی Efficiency بڑھ کر تقریباً 38 فیصد ہو جاتی ہے ورنہ Gas Turbine کی Efficiency Steam Turbine سے کم ہوتی ہے-

بقیہ صفحہ 3

زندگی کامیاب نہیں ہو سکتی- پھر یہ بھی مت خیال کرو- کہ جو انعام دیا گیا ہے- وہ بالکل بے حقیقت ہے اور تم اس سے بہت سے زیادہ قیمتی چیز خود خرید سکتے ہو- یاد رکھو کہ ایک پیسہ کی مالیت کا انعام لاکھ روپیہ کی قیمت چیز سے جو تم نے خود خرید کی ہو- بدرجہ اچھا ہے پیسہ کا انعام حاصل کرنے والا دراصل اپنے تمام ساتھیوں کو شکست دے کر اور فتح کر کے وہ انعام حاصل کرتا ہے- اس کی قیمت بہت زیادہ ہے- ایک پہلوان سے اگر ایک پیسہ چھین لیا جائے- تو وہ بہت زیادہ قیمتی ہے- اس پونڈ سے جو زمین پر پڑا ہوا اتفاقاً مل جائے بلکہ میں کہوں گا- وہ مٹی کا ڈھیلا جو پہلوان سے چھین لیا جائے- اس لاکھ روپیہ کی تھیلی سے بھی زیادہ قدر رکھتا ہے- جو مفت میں ہاتھ آجائے- کیونکہ اس میں تمہاری کوئی خوبی نہیں-

پس اپنے نفس کو دھوکا دینے کی مت کوشش کرو- اور جب بھی تمہارا کوئی ساتھی انعام حاصل کرے- سمجھ لو کہ وہ تم سے بڑھ گیا ہے- اور آئندہ اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو- میں دعا پر اس تقریر کو ختم کرتا ہوں- اللہ تعالیٰ استادوں پر بھی رحم کرے اور طلباء کو توفیق عطا فرمائے- کہ وہ انعام کی حقیقت کو سمجھ سکیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30143

I Mrs Ia Kurniasih wife of Sukrawinata

پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1959-3-13 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) دو دھان کے کھیت برقبہ 4100 مربع میٹر مالیتی پانچ ملین روپے (2) دو زمین کے ٹکڑے برقبہ 3100 مربع میٹر مالیتی اڑھائی ملین روپے (3) نقد کیش ایک ملین روپے (4) طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی اڑھائی لاکھ روپے (5) حق مہر 75 ہزار روپے کل جائیداد مالیتی 8'825'000 روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Mrs Ia Kurniasih جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 MUnasir Ahmad پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 Ilmin S/O Salim انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30144

I Eep Suhana S/O Ging

پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 1991-6-19 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-7-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت گزارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Eep Suhana جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Kombali Kamaludin S/O Amut Mahmud جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Asep Kurniadi جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30145

I Mrs Encih Wife Madsum

پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 92-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زمین برقبہ 170 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 1'530'000 روپے (2) طلائی زیورات وزنی 8 گرام مالیتی 160'000 روپے (3) حق مہر چھ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی دو ملین دو لاکھ نوے ہزار اس وقت مجھے مبلغ 25000 روپے ماہوار بصورت از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Mrs- Encih انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Madsum S/O Kerta خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 Neswi پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30146

I Naseer AHmad S/O Mian Nazeer Ahmad Nasir

پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-1-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 1300 ڈالر ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Naseer Ahmad U.S.A

گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد ولد سید بشیر احمد U.S.A گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ولد محمد اسرائیل احمد U.S.A۔

مسل نمبر 30147 میں صوفیہ رضوانہ احمد صاحبہ زوجہ نصیر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-1-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 200 امریکن ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صوفیہ رضوانہ احمد زوجہ نصیر احمد U.S.A گواہ شد نمبر1 سید نصیر احمد ولد سید بشیر احمد صاحب U.S.A گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ولد محمد اسرائیل احمد U.S.A۔

مسل نمبر 30148 میں اعجاز احمد گھمن ولد کرنل نظام الدین پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنج گرائیں ضلع نارووال پاکستان حال U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-2-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ ساڑھے سترہ ایکڑ مالیتی اندازاً ساڑھے دس لاکھ روپے واقع موضع پنج گرائیں ضلع نارووال اس وقت مجھے مبلغ 500 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 32000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد گھمن ساکن پنج گرائیں ضلع نارووال حال U.S.A گواہ شد نمبر1 عثمان اعجاز پسر موصی گواہ شد نمبر2 عبدالشکور احمد ولد عبدالحمید احمد ساکن U.S.A۔

The Noise

Will ever the noise be less
Will ever my voice be heard
When winds and clouds are roaring
Who cares for a chirping bird
I wish that I could seal
My lips, and be so mute

That all around and up
My dumbness takes a root
But this I cannot do
I think and talk and shout
'Tis all a Must for me
My aims I cannot doubt
I cannot stop the noise
My ears I might stuff
I move with gentle pace
While others are riding rough
Whate'er I have to say
I must, and sure, I will
Let winds and clouds be roaring
Let none of them be still

SONGS OF THE SOUL

شور

کیا کبھی شور کم بھی ہو گا؟
کیا کبھی میری آواز بھی سنی جائے گی؟
جب ہوائیں اور بادل شور مچاتے ہیں
تو ایک چہچہانے والے پرندے کی کون پرواہ کرتا ہے
(کون سنتا ہے)
میں چاہتا ہوں کہ اپنے ہونٹوں کو سی لوں
اور خاموش ہو جاؤں
ایسا خاموش کہ ہر طرف گونگا پن جڑ پکڑتا ہوا نظر آئے
لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا
میں سوچتا ہوں
اور بولتا ہوں
اور اونچی آواز میں بولتا ہوں
(چیختا ہوں)
یہ سب کچھ میرے لئے نہایت ضروری ہے
میرے جو اغراض و مقاصد ہیں
ان پر میں شک و شبہ نہیں کر سکتا
میں شور کو روک نہیں سکتا
میں اپنے کانوں میں روئی ٹھونس سکتا ہوں
میں نہایت نرم روی سے چلتا ہوں
جبکہ دوسرے لوگ بہت بری طرح دوڑتے بھاگتے ہیں
جو کچھ مجھے کہنا ہے
وہ میں ضرور کہوں گا
اور مجھے یقین ہے کہ میں ضرور کہوں گا
بے شک ہوائیں اور بادل شور مچاتے رہیں
بے شک ان میں سے کوئی بھی نہ خاموش ہو نہ ٹھہرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد 7 اگست 95ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ سلسلہ کے کارکنان اور دعوت الی اللہ کے لئے بلائے جانے والے مہمانوں کی بڑی جانفشانی سے خدمت و مہمان نوازی کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری کمال محمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کے والد چوہدری شیر محمد صاحب بقاپوری مورخہ 95-7-29 کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ بیت مہدی میں مورخہ 95-7-30 کو بعد ظہر جنازہ پڑھایا گیا۔ اس کے بعد قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ برکات صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم اصغر بھٹی صاحب مربی سلسلہ ہزارہ کا پہلا بیٹا عمانوایل بھٹی مورخہ 31 مئی 95ء کو بقضائے الٰہی ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ میں وفات پا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نصیرہ عمر صاحبہ بابت ترکہ سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب)

محترمہ نصیرہ عمر ڈوگر صاحبہ 2/3 دار الیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم سردار غلام احمد صاحب مصطفیٰ آف کماس ضلع لاہور بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 33/1 محلہ دار الفضل رقبہ 4 کنال دس مرلہ 192 مربع فٹ میں سے نصف حصہ الاٹ شدہ ہے لہٰذا یہ پلاٹ ورثاء کے نام شرعی حصص کے مطابق منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم سردار فضل عمر صاحب (بیٹا)
3- مکرم سردار فاتح الدین صاحب (بیٹا)
4- محترمہ سعیدہ عمر صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ نصیرہ عمر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے حماد یاسر کا نام تبدیل کر کے نبیل احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مسعود احمد

مکان نمبر 29/50 دار العلوم غربی ربوہ

اعلان داخلہ ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

○ یونیورسٹی ہذا کے شعبہ کمپیوٹر سائنس نے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس (دو سالہ) ڈگری کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ پری انجینئرنگ کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی ہو اور کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل ڈگریوں میں سے کوئی ایک ڈگری حاصل کی ہو۔

1- فزکس اور جنرل ریاضی یا ریاضی اے اور بی کورسز یا ریاضی جنرل اور شماریات کے ساتھ بی ایس سی کیا ہو۔
2- ریاضی میں ایم ایس سی کیا ہو۔
3- فزکس یا شماریات میں ایم ایس سی ہمراہ بی اے / بی ایس سی میں ریاضی جنرل بطور اختیاری مضمون۔
4- بی ایس سی انجینئرنگ ہمراہ ریاضی میں مناسب پس منظر
5- بی ایس سی کمپیوٹر سائنس

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-8-28ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 95-8-8ء ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 20- اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث- انگریزی ترجمہ کے ساتھ
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مئی 1995ء
5-30 خبریں
6-00 ملاقات- انگریزی دان احباب کے ساتھ (20-8-95)
7-00 نظم
7.05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی اے لیٹر فرام لندن از امیر صاحب برطانیہ
7-35 نظم
7-45 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 21- اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 11- حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب- اے وزٹ ٹو سپین
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس نمبر 105
7-00 نظم
7-05 "دلبر مرا یہی ہے" چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی نارویجین پروگرام- دین حق اور عورت
8-00 قصیدہ
8-10 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل 22- اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 11 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 کینیڈا اسپیکس- ٹیک ٹاک
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس نمبر 106
7-00 نظم
7-05 کھانا پکانے کا پروگرام- المائدہ
7-35 قصیدہ
8-00 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 23- اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل کپڑے سینے کی کلاس
6-00 کلام الٰہی کلاس ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 75
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-40 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ایک وضاحت

میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ شجرہ نسب درج کیا جا رہا ہے یعنی خاندان کے ہر بڑے چھوٹے کا نام ہر مرد عورت کا نام اور ہر بچے کا نام۔ لیکن میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے یہاں مراد یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں کون کون سے بزرگ ہو گزرے ہیں اور کن کن افراد نے وقف زندگی میں حصہ لیا ہے۔ یا مربی بنے ہیں یا جماعتی طور پر کسی عہدے پر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ افراد خاندان کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی ہوں گے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یہ حصہ ہر خاندان کا فخر ہے اور ہمارے ان مضامین میں جو احباب الفضل کے لئے لکھ رہے ہیں انہی افراد کا ذکر ہے۔ ورنہ تو اگر شجر نسب لکھا جائے تو ہر شخص کا نام لکھنا پڑے۔ بڑوں کا بھی چھوٹوں کا بھی۔ عورتوں کا بھی۔ مردوں کا بھی۔ بچوں کا بھی۔ نوجوانوں کا بھی۔ غرضیکہ جیسے شجرہ نسب ہوتے ہیں ویسے ہی تمام نام لکھنے پڑیں گے۔ لیکن یہ مضمون جو احباب لکھ رہے ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے۔

بعض دوستوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ ٹھیک ہے وہ خاندان سے تعلق تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وقف بھی نہیں کیا ہوا۔ وہ مربی بھی نہیں ہیں اور جماعت نے انہیں کسی کام پر بھی نہیں لگایا ہوا۔ یعنی اعزازی طور پر۔ اس لئے ان کا نام درج نہیں کیا گیا۔ کسی کا نام درج نہ کئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس بہن یا بھائی کے متعلق پوری معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اگر کوئی نام رہ گئے ہوں آپ ادارہ الفضل کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ وہ نام یقیناً شامل کر لئے جائیں گے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے کوائف ضرور تحریر کریں۔

ڈاک کے لفافے کی قیمت میں اضافہ

احباب کرام مطلع رہیں کہ ڈاک کے لفافے پر اب کم از کم 1-50 روپے کے ٹکٹ لگ رہے ہیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ یوم آزادی کے دن مزار قائد اعظم بھی دہشت گردی کی زد میں آگیا گورنر سندھ مسٹر کمال اظفر کی موجودگی کے دوران کسی قریبی عمارت سے سائلنسر لگی گن سے گولی چلائی گئی جو پاک بحریہ کے میوزک کمانڈر کی گردن میں لگ گئی۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ خیال کیا گیا ہے کہ نشانہ گورنر کو بنایا گیا تھا لیکن نشانہ چوک گیا۔ اس وقت گورنر سندھ مزار قائد پر فاتحہ خوانی کر رہے تھے۔

○ یوم آزادی کے دن کراچی میں 14۔ افراد دہشت گردی کی نذر ہو گئے۔ چھ افراد کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ایک وین سے ملیں سب کو اغوا کیا گیا تھا۔ ان کی جیبوں سے پرچیاں ملیں جن پر لکھا تھا "نصیر اللہ بابر کے لئے مہاجر ٹائیگر کا تحفہ" فیڈرل ایریا میں مقتول انسپکٹر بہادر علی کے چھوٹے بھائی کو قتل کر دیا گیا۔ اورنگی ٹاؤن کے مختلف سیکٹروں میں 55 سالہ عورت سمیت 5۔ افراد قتل ہو گئے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ تمام تبادلے ہمارے مشورہ سے ہوئے ہیں۔ اب تک کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ وٹو سے اختلاف مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے تاہم یہ گھر کی بات ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ راکٹ لانچر، میزائل اور بارودی سرنگوں جیسے تباہی مچانے والے ہتھیاروں سے لیس گروپ کو ہرگز سیاسی جماعت نہیں کہہ سکتے۔ ہم مذاکرات کو دہشت گردی سے الگ کر دیں گے۔ وزیر اعظم نے 49 ویں یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی ہے کہ مسئلہ کشمیر نے 50 برس بعد بھی دونوں ملکوں کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے مخالفوں نے مقبوضہ کشمیر میں اغوا شدہ سیاح کو قتل کیا۔ میں دوبارہ اپیل کرتی ہوں کہ سیاح رہا کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کراچی کے دہشت گردوں کے بارے میں بتایا کہ ایک غیر ملکی ہاتھ انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبد الوحید نے کہا ہے کہ فوج ٹھیک ٹھاک ہے۔ سیاسی حالات کا علم آپ کو ہو گا۔

○ سندھ کے گورنر مسٹر کمال اظفر نے دعویٰ کیا ہے کہ سندھ میں دہشت گردی پر قابو پا لیا گیا ہے۔ نفرتیں گھر اجاڑتی ہیں وزیر اعظم نے دن رات محنت کر کے کراچی میں امن عامہ کو بہتر بنایا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میرے خلاف بغاوت کے مقدمے کو امریکہ خود دیکھ لے گا۔ کراچی کا مسئلہ حکومت نے پیدا کیا۔ قومی یکجہتی تار تار کرنے کی کوشش نے پیپلز پارٹی کو نشان عبرت بنا دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ الیکشن 1993ء میں دھاندلی ہوئی تھی۔ کارکن الیکشن کے لئے تیار ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار ملا تو لوٹا ہوا مال 60 روز میں برآمد کر کے دکھا دیں گے۔ بدعنوان افسروں کی املاک ضبط کر لیں گے۔ ملک دشمن بیورو کریٹس کو سخت سزائیں دینے کے لئے خصوصی ٹریبونل قائم ہوں گے انہوں نے کہا کہ ان اقدامات کے لئے انتخابات سے پہلے آئین میں بنیادی ترامیم کرنا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کشمیر کو بھی پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ لاشوں کے بدلے میں لاشوں کی بات کا سب کو نوٹس لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ رشید سمیت دوسرے بے گناہوں کو سزا دینے والوں سے ناانصافی کا بدلہ لیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مارشل لاء کی پیداوار چہرے جمہوریت کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہم نظام بدلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست سے زیادہ سخت احتساب کسی کا نہیں ہوتا۔ اقتدار کے مالک عوام جس کو چاہیں اسمبلی سے باہر پھینک دیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں الفاران گروپ نے 15 حریت پسندوں کی رہائی کے لئے 24 گھنٹے کی مزید مہلت دے دی ہے۔ الفاران گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ مہلت بھارتی حکام کی درخواست پر دی گئی ہے۔

○ حکومت اور کلرکوں و سرکاری ملازمین کی تنظیم ایپکا نے دھمکی دی ہے کہ اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو ملک بھر میں کمانڈو ایکشن کریں گے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ الطاف حسین عمران فاروق کو ہیرو بنا کر قتل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کراچی میں امن بحال ہو گیا ہے۔ تفریحی مقامات پر رش ہو رہا ہے۔ دہشت گرد فرار ہو رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش میں ریڈ کراس کے 66 کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی گزارنے والے ڈھائی لاکھ محصور پاکستانیوں کو فوراً پاکستان لایا جائے اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے پاکستان کی سرحدیں فی الفور کھول دی جائیں۔ وہ ایم کیو ایم کے جاپان یونٹ کے زیر اہتمام یوم آزادی کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبد اللہ شاہ نے کہا ہے کہ دشمنوں کو پہچان لیا گیا ہے۔ کراچی کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔

○ کراچی میں یوم آزادی پر پکنک مناتے ہوئے 10۔ افراد سمندر میں ڈوب گئے۔ جبکہ 4 کو بچا لیا گیا۔ یہ واقعات گڈانی اور کلفٹن کے ساحلوں پر پیش آئے۔ انتظامیہ کی جانب سے ساحل سمندر کی طرف جانے والوں کو سمندر میں نہانے سے احتراز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ خیبر ایجنسی میں آپریشن کرنے والی پیرا ملٹری فورسز نے چند مقامات کے سوا باقی تمام علاقے پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ جس میں تنظیم اتحاد علماء باڑہ کا ہیڈ کوارٹر بھی شامل ہے۔ تنظیم علماء کے مطابق دو روزہ آپریشن میں 40 کے قریب افراد ہلاک ہوئے۔

○ سندھ سے پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی سردار نور محمد لنڈ دل کا دورہ پڑنے سے اچانک اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ وہ پیپلز پارٹی کے بانی ارکان میں سے تھے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس نے ناروے کے سیاح کی الفاران کے ہاتھوں ہلاکت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے جمعرات کو پورے کشمیر میں ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ فاروق نے کہا کہ یہ واقعہ تحریک آزادی کے خلاف سازش ہے۔

○ بلوچستان کے لیڈر مسٹر اکبر بگتی نے تجویز پیش کی ہے کہ سب سیاسی جماعتیں صرف ایک نکتہ، یعنی حکومت کو ہٹانے پر متحد ہو جائیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ وہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں حالات بہتر بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہا ہوں۔ حکومت نے دہشت گردوں کی کمر توڑنے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ تاہم مسئلہ حل ہونے میں وقت لگے گا۔

○ ملتان میں ٹرینوں پر چھاپے مار کر کراچی سے آنے والے 10 دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے۔ خفیہ ادارے نے ان سب کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مڈٹرم الیکشن کرانے کی تجویز پر چاروں وزرائے اعلیٰ سے 20۔ اگست کو اسلام آباد میں منعقدہ ایک اجلاس میں صلاح و مشورہ کریں گی۔ بتایا گیا ہے کہ پنجاب اور بلوچستان مڈٹرم الیکشن کے حق میں ہیں۔ جبکہ سرحد اور سندھ وہی فیصلہ کریں گے جو بے نظیر چاہیں گی۔

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول لبستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ایم ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

ہائی کوالٹی ڈش
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274
گارنٹی شدہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837؛ گھر: 212175